اور وہ جہاں تک اِس ملّت کا تعلق ہے، قرآن، سنّت اور فقہ ہے اپنے وسیع معنوں میں۔

مختصراً پروفیسر عثمان کی اس کتاب کی اشاعت ایک معرکہ آرا واقعہ ہو سکتا ہے، اگر ان مباحث کو جو اس میں ہیں، ہمارے اہلِ دانش اور آگے بڑھائیں۔ اس میں شک نہیں موصوف نے اس میں پہل کی ہے اور یہ ہر لحاظ سے اُن کا قابلِ تعریف کارنامہ ہے۔

کتاب غیر مجلد ہے۔ آف سیٹ کی چھپائی ہے۔ قیمت پانچ روپے۔

سہ ماہی اُردو، شمارۂ خصوصی بیادِ غالب

شائع کردہ انجمن ترقیِ اُردو۔ بابائے اُردو روڈ۔ کراچی 1۔

گزشتہ فروری میں غالب کی صد سالہ برسی بین الاقوامی سطح پر منائی گئی ہے۔ اس موقع پر انجمن ترقیِ اُردو نے برصغیر کے اس عظیم شاعر کو جو ادبی نذرانۂ عقیدت پیش کیا ہے وہ انجمن کے علمی و ادبی کارناموں میں ہمیشہ یادگار رہے گا۔ اس سلسلے میں ایک تو سہ ماہی اُردو کا غالب نمبر شائع ہوا ہے۔ دوسرے انجمن کے ماہ نامۂ قومی زبان' کی جنوری سے مارچ تک کی اشاعتیں' بیادِ غالب' کے لئے وقف ہیں۔ اس کے علاوہ غالب سے متعلق پانچ کتابیں شائع کی گئی ہیں۔

سہ ماہی اُردو کے پیشِ نظر شمارۂ خصوصی میں غالب پر جو مقالات ہیں، وہ سب کے سب اپنی جگہ منفرد حیثیت کے حامل ہیں۔ پہلا مقالہ" غالب کی صحیح تاریخ پیدائش" سید صمد حسین رضوی ایگزیکٹو انجنیئر کا ہے۔ اس میں بحث اگرچہ غالب کی تاریخ پیدائش کے تعین کی ہے، لیکن اس ضمن میں رضوی صاحب نے علم النجوم کے متعلق جو غالب کے عہد میں رائج تھا، جو مواد دیا ہے۔ اور اس علم کی اصطلاحات کی جس طرح وضاحت کی ہے اس نے اس مقالے کا علمی درجہ بہت بلند کر دیا ہے۔ مصنف کو صحیح معنوں میں علم النجوم پر کامل عبور ہے، اور غالب کی تاریخ پیدائش کی تصحیح کرتے ہوئے اُنھوں نے اس علم پر ایک تحقیقی مقالہ لکھ دیا ہے۔ اس ضمن میں موصوف نے غالب کے زائچہ کا عکس بھی دیا ہے۔

غالب کے فن و ادب پر بھی کئی وقیع مقالات ہیں، جن میں ڈاکٹر سبز واری، ڈاکٹر وزیر آغا، مولانا غلام رسول اور پروفیسر ممتاز حسین کے مقالات خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ اس شمارہ میں غالب اور اُس کا ماحول، غالب

اور تلامذۂ غالب، غالب کا اجتماعی احساس (خطوط کے آئینے میں)، مجموعۂ دہلی اور غالب، غالب، مرآت الاشباہ اور حکیم احسن اللہ، غالب کے سفارش نامے، غالب و مجروح کی مکاتبت' جیسے مقالات سے غالب کی تصویر اُس پسِ منظر میں، جس میں وہ رہتا تھا ہماری نظروں کے سامنے آجاتی ہے۔ اور اس سے ہمیں غالب کو اُس کی اصلی حیثیت میں سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔

اُردو زبان کے مشہور محقق قاضی عبدالودود کا مقالہ فارسی کے ایک مسودہ پر مبنی ہے جو نیشنل آرکائوز میں ہے۔ اس میں پہلے غالب کی تحریریں ہیں۔ اور بعد میں کچھ دوسروں کی، ۳۶ صفحے کا یہ مقالہ غالبیات کے تحقیقی سرمائے میں ایک بیش بہا اضافہ ہے۔ اسی طرح ڈاکٹر عبداللہ چغتائی کا مقالہ " غالب' مرآت الاشباہ اور حکیم احسن اللہ" بڑا قابلِ قدر ہے، اور اس سے حکیم احسن اللہ کی نزاعی شخصیت پر روشنی پڑتی ہے۔

رسالے کے آخر میں غالب کے فارسی اشعار کا ایک انتخاب "سبد باغ دو در" جو خود غالب نے ۱۲۸۲ھ میں کیا تھا، لیکن جو اُس وقت شائع نہ ہو سکا، شامل ہے۔ اس کی تلخیص، تعارف اور حواشی مشہور عالم اور محقق جناب مولانا امتیاز علی عرشی نے لکھے ہیں۔

رسالے کے سرورق پر مرزا غالب کی ایک تاریخی تصویر ہے، جو صدر یار جنگ مولانا حبیب الرحمٰن خاں شروانی مرحوم کے کتب خانے میں محفوظ رنگین تصویر کا عکس ہے۔

یہ شمارہ بڑے اہتمام سے ٹائپ میں چھاپا گیا ہے۔ کل ۵۴۰ صفحات ہیں۔

انجمن کی یہ کوشش اُس کی گزشتہ روایات کی شایانِ شان اور مرزا غالب کو جس طرح خراجِ عقیدت پیش کرنا چاہیئے تھا، اُس کے عین مطابق ہے۔ اُردو ادب میں یہ شمارہ ایک قابلِ قدر اضافہ ہے۔ (م۔س)